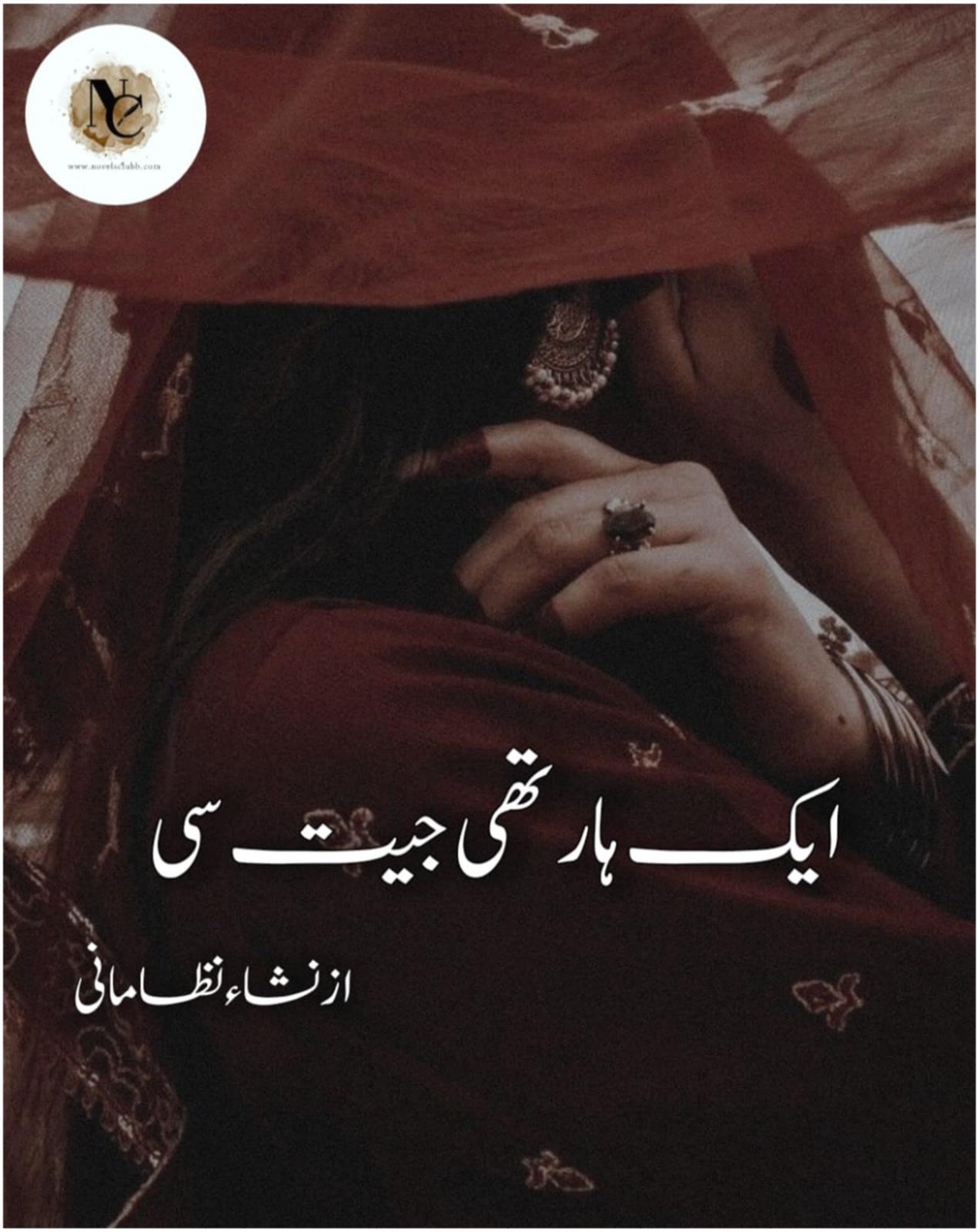
ایک ہار تھی جیت سی
از نشاء نظامانی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اک ہار تھی جیت سی

از قلم نشاء نظامانی

قسط_7

دودن یوں ہی گزر گئے تھے وہ یونیورسٹی جاتی شام کو آتی اور پھر اپنا کمرہ بند کر کے پڑھائی میں مصروف ہو جاتی گھر کے لوگوں سے وہ آج کل کم ہی بات چیت کر رہی تھی،،،اس کے دماغ میں عیاد کی باتیں گھومتی رہتی لیکن وہ اس سب کو جھٹک کے اپنی توجہ پڑھائی پر مرکوز کرتی!!اتفاق سے اس کا جو یونیورسٹی سے آنے کا وقت تھا نازلین کا وہی ہسپتال جانے کا وقت ہوتا وہ جیسے ہی آتی نازلین جانے کے لیئے تیار ہوتی بس نکلنے ہی والی ہوتی،،،

www.novelsclubb.com

اس کی ناز لین سے کوئی بات نہیں ہو سکی تھی اس بارے میں !!!ازینہ سے وہ یونیورسٹی میں ملتی اور سوچتی کہ ازینہ سے اس بارے میں پوچھے لیکن نہیں اس نے اپنی بات پے قائم رہنا تھا پہلے اس نے عیاد سے کیا گیا وعدہ نبھانا تھا اور پھر ان کی ڈیل کے مطابق عیاد نے اسے اس شخص کے بارے میں بتانا تھا جو شاہ میر کا قاتل تھا۔لیکن پھر اس کے دماغ میں اس شام والا منظر لہرا جاتا!!!دکان میں داخل ہوتا ہوا شخص!!!عیاد کی وہ باتیں "کیا معلوم شاہ میر زندہ ہو "لیکن صفوہ اس بات کو ماننے سے انکاری تھی وہ جانتی تھی اس کا شاہ میر زندہ ہوتا تو اس کو کبھی یوں تڑپنے کے لیئے نہ چھوڑتا وہ ضرور اس کے پاس آتا لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا اس کا مطلب شاہ میر زندہ نہیں تھا۔۔۔

آج عیاد سے کی گئی اس کی ملاقات کو تیسرا دن تھا۔۔ابھی بھی وہ یونیورسٹی سے واپس آئی تھی۔۔۔گھر آئی تو اس کو صحن میں کچھ لوگ نظر آ گئے جو اب واپس گھر جانے کے لیئے تیار تھے۔۔۔ماما لوگ ان کو رخصت کرنے دروازے تک آئے ہوئے تھے،،،

www.novelsclubb.com

ماما کی نظر جیسے ہی صفوہ پے پڑی انہوں نے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔چونکہ صفوہ کار میں آئی تھی کار گیراج میں رکی تھی اور وہ وہیں اتری تھی اس لیئے وہ آگے تھی۔۔۔اور ماما لوگ دروازے کی جانب تھے۔۔۔

ماما کے بلانے پے اس کو نہ چاہتے ہوئے بھی ان لوگوں سے ملنے جانا پڑا۔۔۔

!!اس نے قریب جا کے اپنے سر کو خم دے کر بمشکل مسکرا کے سلام کیا تھا

جس کا جواب انکل اور آنٹی نے بڑی اپنائیت سے دیا تھا۔۔اور صفوہ کو یہ بات ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بھلا وہ ان لوگوں کو جانتی تھوڑی تھی جو وہ اتنے پیار سے اس کے ساتھ پیش آرہے تھے"

یہ ہے ہماری بیٹی صفوہ" ماما اس کے عین برابر میں آکھڑی ہوئی تھی اور پیار سے اس کے " کاندھوں کے گرد اپنا بازو پھیلا یا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں آنٹی نے مسکرا کے ماشاءاللہ کہا تھا انکل اور آنٹی کے ساتھ ایک گھنگریالے بالوں والا خوبرو نوجوان بھی تھا،،اب کچھ کچھ بات صفوہ کے پلے پڑ رہی تھی۔۔۔

اس لیئے اس نے جلد از جلد وہاں سے کھسکنا ہی مناسب سمجھا،،،

میں بہت تھکی ہوئی ہوں اور ایگزامس بھی سر پے ہیں اگر اجازت ہو تو آرام کرنا چاہوں "!!!گی" اس نے مسکرا کے باری باری سب کو دیکھا تھا

ہاں بیٹا تم جاؤ" ماما نے بھی مسکرا کے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔ جس کو" سنتے ہی صفوہ ایک پل بھی وہاں نہیں ٹھہری تھی وہ اندر داخل ہوئی تو بہارا سے لاؤنج میں !!!ہی مل گئی تھی

www.novelsclubb.com

اب یہ کیا مصیبت ہے "صفوہ جو غصے میں اندر جارہی تھی اسے اب بہار نظر آگئی تھی جس" کو دیکھتے ہی اس نے کھا جانے والے لہجے میں سوال کیا تھا۔۔۔

یار میں نے تو ماما اور پھوپھو کو بہت سمجھایا لیکن انہیں کچھ زیادہ ہی جلدی ہے تمہیں یہاں" سے دفع کرنے کی" بہار نے بیزاری سے جواب دیا تھا اس کے لہجے سے ہی صفوہ سمجھ گئی تھی کہ بہار نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اس کی ....کوشش رائیگاں گئی اور ماما نے ان لوگوں کو رشتے کے لیئے بلالیا

صفوہ کا بس نہیں چل رہا تھا گھر میں پڑی چیزوں کی توڑ پھوڑ کر ڈالے۔۔۔اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔اس کا بیگ اس کے کاندھے پے لٹک رہا تھا دوپٹہ گردن !!میں مفلر کے طور پے لپیٹا ہوا تھا

!!!اس کے چہرے کا رنگ لال گلابی پڑ گیا تھا

اس نے انگلی اٹھا کے خبردار کرنے کے انداز میں کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ان لوگوں کو بولو کان کھول کے سن لیں مجھے کوئی شادی نہیں کرنی"

اب اس نے ہاتھ جوڑ لیئے تھے،،،

"اور پلیز فی الحال میرے ایگزامس ہیں مجھے پریشان مت کرو"

بیٹا ہم کب کہہ رہے ہیں تم ابھی ہاں کر دو! تم بھلے وقت لو اس لڑکے کو سمجھنے کے لیئے" ان لوگوں کو سمجھنے کے لیئے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں اور نا ہی ان لوگوں کو مسئلہ ہے،،،

پھوپھو اب قدم بہ قدم چلتی بہار اور صفوہ کے ساتھ آ کھڑی ہوئی تھی وہ تینوں ایسے کھڑی ہوئی تھی جیسے کوئی ٹرائینگل بنا کے کھڑی ہوں،،،،

www.novelsclubb.com

اور بیٹا تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں اگر اس سب کے بعد تمہیں ان لوگوں میں" کوئی خرابی نظر آئے یا وہ لڑکا تمہیں اچھا نہ لگے تو بے شک انکار کر دینا" پھوپھو نے اس کے سر پے بہت مان سے ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ صفوہ کچھ دیر کھڑی ان کو خاموش نگاہوں سے تکتی رہی اور پھر پاؤں پٹختی وہاں سے غائب ہو چکی تھی اپنا سارا غصہ اس نے اپنے کمرے کے

دروازے پے نکالا تھا۔۔اتنی زور سے اس نے دروازہ مارا تھا جیسے سارا قصور ہی اس بیچاری بے جان چیز کا ہو۔۔۔

****

وہ اوپی ٹی سے فارغ ہو کر ابھی اپنے آفس میں آئی تھی،،اپنا گھر انیلا ہسپتال کا لباس چینج کرنے کی نیت سے وہ واشروم کی جانب جانے لگی تھی کہ اس کا موبائل فون وائبریٹ کرنے لگا۔۔نازلین اپنا موبائل فون سائیلینٹ موڈ پے نہیں کیا کرتی تھی وائبریشن موڈ پے ڈال دیتی تھی جبھی ضرورت پڑتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے موبائل فون کے قریب آ کے جھک کے میز پے پڑے موبائل کو دیکھا جس پے کسی انجان نمبر سے کال آ رہی تھی،،،

اس نے سوچا کوئی ایمر جنسی بھی ہو سکتی ہے،،، یے سوچ کر اس نے کال ریسیو کرلی،،،

ہیلو ڈاکٹر نازلین اسپیکنگ "وہ موبائل کو کان اور کندھے کے بیچ لگائے اپنے ہاتھوں سے" دستانے اتارنے لگی تھی،،،

دوسری جانب خاموشی رہی،،،

ہیلو؟؟؟نازلین نے سوالیہ لہجہ اپنا کے مخاطب کیا تھا،،"

www.novelsclubb.com

"ہم بہت جلد ملیں گے انشاءاللہ ڈاکٹر نازلین علیم شاہ"

دوسری جانب سے جو جواب آیا تھا اس پے وہ حیران ہو گئی تھی

کون ؟اس نے موبائل کو ہاتھ میں پکڑ کے ایسے گھورا تھا جیسے وہ انسان موبائل کے اندر" گھسا ہوا ہو،،،

سامنے والا جواب دینے لگا تھا لیکن پھر اچانک کال منقطع ہو گئی۔۔۔

نازلین ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی،،،"عجیب کون تھا بھئی ؟بہت جلد ملیں گے "اس نے نقل اتار کے دستانے میز پے پھینکے تھے اور موبائل بھی تقریباً پھینکنے والے انداز میں ہی رکھا تھا اور خود واشروم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف تیمور پتا نہیں کہاں سے ٹپکا تھا جواب عیاد کے گریبان سے پکڑ چکا تھا اس لیئے عیاد کو فوراً کال منقطع کرنی پڑی۔۔۔

یہ سب اگر رائد سر کو معلوم ہوا نہ وہ ایک منٹ۔۔بلکہ ایک منٹ تو بہت بڑی بات ہے "
"ایک سیکنڈ بھی نہیں لیں گے مجھے اڑانے میں

تیمور جو عیاد کے کہنے پر یہ کارنامہ سرانجام تو دے آیا تھا لیکن اسے اب اپنی جان کی آں پڑی تھی۔۔۔عیاد نے اپنے اوپر جھکی اس آفت کو ہٹانا چاہا جو صوفے پر ایک گھٹنا جمائے ایک پاؤں پے کھڑا عیاد کے گریبان سے پکڑے اس پے جھکا ہوا تھا اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔عیاد پیچھے کی طرف ہو رہا تھا لیکن آخر کتنا پیچھے ہوتا پیچھے کا راستہ بند تھا۔۔۔

بھائی تو یہاں سے تو ہٹ جا" عیاد نے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے ہوئے اپنے" چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن تیمور تو ٹس سے مس نہیں ہوا اب مجبوراً عیاد کو اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے پڑے۔۔۔ تیمور کا بس نہیں چل رہا تھا بھی کے ابھی اس کا قتل اپنے ہاتھوں سے کرتا۔۔

بھائی ہٹ ناں" عیاد اب منتوں پے اتر آیا تھا اس کے ہاتھ جڑے ہوئے تھے۔۔۔ تیمور" کو آخر کار اس کے منحوس چہرے پر ترس آ ہی گیا اور وہ ایک جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑ کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

تیمور اب اپنے ہاتھ کا مکا بنائے اپنی ٹھوڑی پے جما کے وہاں لاؤنج میں اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا تھا۔۔اسے اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی۔۔

ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ کے اندر وہ مجھے اڑا دیں گے۔۔۔ تو سمجھ رہا ہے نہ ؟؟؟"اس" نے رک کے عیاد کو دیکھا تھا جو ابھی تک وہیں بیٹھا اس کی اس حالت کے مزے لے رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اب کچھ نہیں ہوگا وہ کونسا ابھی آرہے ہیں جب تک وہ آئیں گے ہم کام تمام کر چکے ہونگے اور ویسے بھی یہ سب میں اسی کے لیئے کر رہا ہوں۔۔۔اس خود غرض کا تو دل پگھلے گا ہی نہیں اس لیئے میں نے سوچا۔۔۔"

عیاد کی بات تیمور کاٹتے ہوئے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔"ہاں اسی لیئے تم نے سوچا تیمور کو قربانی کا بکرا بنا لیتا ہوں ہے ناں؟؟ تیمور اب اپنی اس حماقت پے پچھتاوے کے علاوہ کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔

عیاد جو ابھی کچھ بولنے ہی لگا تھا اسی لمحے ازینہ وہاں ٹرالی گھسیٹتی ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئی تھی۔۔ عیاد کو مجبوراً چپ رہنا پڑا اور ازینہ کو دیکھ کر تیمور کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔ عجیب کشش تھی اس لڑکی میں تیمور دیکھتا تھا تو اس کا دل عجیب انداز میں اس کے لیئے دھک کرتا تھا وہ خود بھی اس بات کا مطلب نہیں جان پایا تھا ابھی تک۔۔۔

www.novelsclubb.com

چینی کتنی لیں گے آپ؟؟"ازینہ اسے پوچھتی چائے کپ میں انڈیلنے لگی تھی لیکن وہ" جواب تب دیتا جب بات اس کے کانوں تک پہنچتی۔۔۔وہ بس یک ٹک اسے دیکھے جارہا تھا۔۔۔

ازینہ نے چائے کپ میں ڈال کے تیمور کی طرف دیکھا تھا اس کی دھڑکنیں مزید شور کرنے لگی۔۔۔ازینہ کو بھی اس کی خود پر جمی نظروں کا احساس ہو چکا تھا

چینی کتنی لیں گے آپ؟؟"ازینہ نے اپنی بات دہرائی۔۔۔"

ج۔۔جی؟ تیمور ہڑبڑا گیا۔۔"

میں نے دو بار پوچھا ہے چینی کتنی لیں گے آپ لیکن آپ پتا نہیں کہاں گم ہیں"ازینہ" نے ماتھے پہ بل ڈال کے اسے تیسری بار پوچھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دو چمچ" تیمور کی نظریں ابھی تک ازینہ پر جمی ہوئی تھی اس نے اپنی دو انگلیاں اوپر کو اٹھا" کے جواب دیا تھا۔۔۔

عیاد گھورتی ہوئی نظروں سے اس کو جانچ رہا تھا۔۔ لیکن وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ یہاں اس کا بھائی بھی موجود ہے اور بھائی بھی وہ جو آئی ایس آئی کا ایجنٹ ہے اس کی ایسی کی تیسی کر دے گا اگر اسے اس بات کی بھنک بھی پڑی۔۔۔

ازینہ اب چائے میں چینی ڈال کر چمچ ہلا رہی تھی۔۔

عجیب چینی نہیں جیسے نکاح ہو گیا تین بار پوچھنے کے بعد جواب دیا ہے آپ نے "ازینہ کی اس بات پے تیمور کی چلتی سانسیں رک گئی تھی۔۔۔اور آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

استغفر اللہ کیسی باتیں کر رہی ہو؟"عیاد نے گھور کے ازینہ کو دیکھا تھا۔۔۔اس کی آواز" سن کے تیمور کو احساس ہوا کہ یہاں عیاد بھی بیٹھا ہے اور اب وہ بری طرح اپنی اس حرکت پے پچھتا رہا تھا۔۔۔ صفوہ کے رشتے والی بات تو جیسے وہ بھول ہی گیا تھا۔۔۔ازینہ اب وہاں سے جا چکی تھی تیمور کو اب دوبارہ سے اپنی جان کی پڑ گئی تھی وہ دونوں صورتوں میں

پھنسا ہوا تھا ایک طرف عیاد نے اسے پھنسا دیا تھا صفوہ کے گھر رشتہ لے جانے کا کہہ کر دوسری جانب عیاد کی بہن کے پیچھے اس نے خود اپنے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈالا تھا وہ جانتا تھا عیاد سمجھ گیا ہے اور اب اسے مکمل تفتیش کرے گا۔۔۔۔

ازینہ کے جانے کے بعد عیاد نے تیمور پہ ایک گھوری ڈالی اور پھر وہ چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔۔۔ تیمور کو دل ہی دل میں خوشی ہو رہی تھی کہ وہ کچھ بھی نہیں سمجھا ورنہ ضرور اسے سوال کرتا۔۔۔ عیاد جو پہلی نظر میں ہی پوری کہانی سمجھ چکا تھا

www.novelsclubb.com

****

وہ صبح سے گھر پر نہیں تھا پتا نہیں کہاں لاپتہ تھا دانیال کو اس نے گھر پر ہی رکنے کو کہا تھا وہ اندر ہی اندر کڑھ کے رہ گیا تھا "جب کام سارا خود کرنا تھا تو مجھے لائے کیوں گھر کی چوکیداری کرنے کے لیئے"

کل سے وہ بلوچستان آئے ہوئے تھے اور راید نے دانیال کو اس گھر سے ایک لمحے کے لیئے بھی باہر نہیں نکلنے دیا تھا اور وہ خود کل کا پورا دن غائب تھا رات دیر کو گھر آیا اور صبح سویرے گھر سے نکل گیا۔۔۔دانیال کل سے فلمیں دیکھ دیکھ کے تھک چکا تھا وہ مزید یہ سب نہیں کر سکتا تھا اسے گھر پے رہنے کی عادت نہیں تھی اس طرح۔۔۔۔

وہ یہ سب سوچتا تین گھنٹے سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔بار بار لیپ ٹاپ پر کوئی فلم لگاتا فلم ختم ہوتی وہ دوبارہ راید کا انتظار کرنے لگ جاتا۔۔۔اس کے تمام موبائل فونز بھی اسی گھر میں رکھے ہوئے تھے۔۔۔وہ راید کو کال بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

ایک تو یہ گھر اتنا عجیب تھا دانیال کو یہ گھر نہیں کفن لگ رہا تھا پوری طرح سفید۔۔۔ سفید دیواریں۔۔ سفید چھت۔۔۔ سفید ماربل۔۔۔اور تو اور اس گھر کی سجاوٹ بھی سفید چیزوں سے کی گئی تھی۔۔۔ایک تو یہ چھوٹا سادو ایک کمرے پے مشتمل گھر ایک ویران علاقے میں موجود تھا جہاں آس پاس کوئی آبادی نہیں تھی۔۔۔وہ اسلام آباد کا شہری اسے کھلو بلکل کسی ویرانے جنگل کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ آج تک یہ بات سمجھ نہیں سکا تھا راید شاہ کو کہیں بھی ٹھہرنا ہو وہ رہنے کے لیئے سفید عمارت کا انتخاب کیوں کیا کرتا تھا۔۔۔ لیکن یہ گھر تو پورا ہی سفید تھا۔۔۔اتنا تو وہ ان دو دنوں میں سمجھ چکا تھا کہ یہ گھر راید کا اپنا ہے جبھی یہاں ہر چیز اس کی مرضی کی موجود ہے۔۔۔۔

لیکن ایک چیز جو اسے بہت الجھا رہی تھی وہ یہ تھی۔۔۔"سفید رنگ تو محبتوں کی علامت ہوتا ہے پھر وہ محبتوں سے دور بھاگنے والا انسان سفید رنگ کا انتخاب کیوں کرتا ہے"

اس کی سوچوں کا مرکز قدموں کی آواز پے ٹوٹا تھا۔۔۔ایک لمحے کے اندر اس نے اپنا پی ایس ایس ریوالور لوڈ کیا تھا۔۔۔لیکن اسی لمحے کسی نے پیچھے سے اس کے سر پے اپنا ریوالور جمایا تھا۔۔۔وہ بھی تربیت یافتہ تھا اس نے اپنی کہنی کو پیچھے والے شخص کے پیٹ کی طرف جھٹکا دیا تھا اور اپنے جسم کو اس کی قید سے چھڑوا کے ایک جھٹکے سے پیچھے کی جانب مڑا تھا۔۔۔اسے پہلے وہ اس شخص پے اپنا پستول رکھتا وہ اس کے مڑتے ہی نیچے جھکا تھا اور ایک زوردار مکہ دانیال کے گھٹنے پر مار دیا تھا جسے دانیال لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔اسی لمحے راید اٹھ کھڑا ہوا ۔۔۔

چچ چچ دو سال تربیت میں یہ سب سیکھا؟" وہ طنز بھرے لہجے میں اسے سوال کر رہا" تھا۔۔۔اس نے نظریں اٹھا راید کو دیکھا تھا جو اسے جھکا کے خود اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔مکہ اتنی زور سے پڑا تھا کہ دانیال چاہ کے بھی فوراً نہیں اٹھ سکا تھا اس نے نیچے بیٹھ کے ہی اپنا توازن درست حالت میں لانا چاہا تھا وہ راید کے سامنے اٹھ کے لڑکھڑانا نہیں چاہتا تھا یہ اس کی توہین تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ ہمارے باس ہو ورنہ آپ اچھی طرح جانتے ہو میں کیا ہوں" دانیال نے اس کو اپنی قدر بتانی چاہی۔۔۔

اس کی بات سن کے راید دھیمی سی ہنسی ہنسا تھا اس کے ہنسنے سے بائیں گال پر گڑھا واضح ہوا تھا۔۔۔ بغیر کچھ کہے اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا جس کو دانیال نے مسکرا کے تھام لیا تھا۔۔۔ رایدنے اس کا ہاتھ اوپر کی جانب کھینچا تھا اور دانیال اپنا توازن برقرار رکھ کے اب اس کے سامنے کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔۔

رایداب وہاں پڑے سفید مخمل کے صوفے پر براجمان ہو چکا تھا "ادھر آؤ" اس نے انگلی سے دانیال کو اپنی جانب آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ دانیال کچھ قدم چل کے اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔ "جی سر؟ دانیال نے قریب آکر سوال کیا۔۔۔ رایدنے اپنے برابر میں

www.novelsclubb.com

خالی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔دانیال اشارہ سمجھ کے اب رائد کے برابر میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔

رائد نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا تھا جس کو اس نے لپیٹا ہوا تھا۔۔۔اب وہ کاغذ کھول رہا تھا دانیال کی نظریں کاغذ پے جمی ہوئی تھی۔۔۔رائد نے کاغذ کھول کے اس کے سامنے کیا۔۔۔"یہ دیکھو"رائد کی نظریں بھی اسی کاغذ پے تھیں۔۔۔

دانیال اب تک یہ تو سمجھ چکا تھا کہ وہ ایک نقشہ ہے جو رائد نے پین سے بنایا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کس چیز کا نقشہ ہے سر؟"دانیال نے کاغذ سے نظریں ہٹا کے رائد کو سوالیہ نظروں " سے دیکھا تھا۔۔۔

رائد نے ایک جگہ پے پین کی نب جمائی تھی۔۔۔"اس جگہ ہم ہیں"اب اس نے پین کو آگے کیا تھا۔۔۔"یہ اس گھر کے سامنے والا روڈ ہے۔۔"اس نے اب پین کو اسی کاغذ پے

پیچھے کی جانب گھمایا تھا" یہ ہمارے گھر کے پیچھے والا میدان ہے "اس نے پین کو تھوڑا اور پیچھے کی جانب گھسیٹا۔۔۔" یہاں ایک ویرانہ ہے اور اسے پانچ منٹ بعد۔۔۔"اس نے اب پین ایک نقطے پے جمائی۔۔۔" یہاں ایک پہاڑی ہے اور اسی پہاڑی سے سردار کے بندوں کا گزر ہوتا ہے وہ اسی راستے سے ہمارے ملک میں داخل ہوتے ہیں "راید نے اب پین کو سیدھ میں گھمایا تھا اس پہاڑی سے آدھے گھنٹے تک کے فاصلے پے.... "اور یہاں وہ "سردار رہائش پذیر ہے

دانیال منہ کھولے اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

"اتنی جلدی آپ نے معلوم کر لیا؟"

راید نے اس کا کھلا منہ دیکھ کے ایک آئی برو اوپر کو کیا۔۔۔"ہاں کیونکہ وہ سردار نہایت بیوقوف ہے چچ چچ"راید نے افسوس سے دائیں بائیں سر ہلایا۔۔۔

کیا مطلب؟ دانیال سمجھ نہیں پایا۔۔۔"

راید نے اس کی نا سمجھی دور کرنے کے لیئے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک عجیب و غریب چھوٹا سا کیمرہ نکالا جو اس نے اپنے انگوٹھے اور انگلی اے شہادت کے بیچ تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

یہ سب سے بڑی بیوقوفی ہے اس سردار کی "راید اس کیمرہ کو دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔"

دانیال اس کیمرہ کو دیکھ کے سمجھ چکا تھا یہ کیمرہ نہیں بلکہ کیمرہ کی طرح دکھنے والا ایک آلہ ہے جس کے ذریعے ہم میک اپ ماسک میں چھپے چہرے پہچان سکتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہم سردار کے بندوں کو نہیں پہچانتے جن کو پہچانتے تھے وہ مر چکے ہیں۔۔۔اس نے " سب سے بڑی غلطی کی ہے کہ اپنے بندوں کے چہرے میک اپ ماسک سے ڈھانپے۔۔۔ اسے چاہیے تھا وہ اپنے بندوں کو کھلم کھلا چھوڑ دیتا اگر ایسا ہوتا تو ہم انہیں یقیناً نہ پہچان سکتے

لیکن اس کو شک تھا کہ کہیں ہماری ٹیم میں سے کسی نے ان کے چہرے دیکھے ہوئے تو کیا ہو گا..اس لیئے اس نے اپنے بندوں کے چہرے ڈھانپ دیئے اور اب وہ سب پاکستانی شہریوں کی طرح روپ دھارے ہوئے ہیں "اب راید نے اس آلے کو اس نقشے کے ساتھ رکھا تھا۔۔۔"اور اسی طرح میں نے ان کا پتہ معلوم کر لیا" راید نے اپنی بات کہہ کے دانیال کو دیکھ کے کندھے اچکائے تھے جیسے اس نے کوئی بڑا کام نہیں کیا یہ عام سی بات ہے۔۔۔۔

آپ کو یقین ہے کہ یہ اس سردار کا ہی ٹھکانہ ہے۔۔۔میرا مطلب کوئی اور لیڈر تو نہیں "ہے ناں یہ کسی اور گروہ کا؟"

www.novelsclubb.com

دانیال ابھی بھی اچنبھے کا شکار تھا۔۔۔

تم جانتے ہو میں کس چیز میں ماہر ہوں ؟"راید نے اپنے بازوؤں کو اپنے سینے پے باندھ "کے صوفے کو ٹیک لگا لی تھی۔۔۔۔

جی اچھی طرح" دانیال نے ایک وقت گذارا تھا راید کے ساتھ وہ اچھی طرح جانتا تھا راید "
کس چیز میں ماہر ہے۔۔۔

بتاؤ؟ راید نے اسے سوال کیا جیسے اس کو یقین نہ تھا کہ دانیال درست جواب دے "
گا۔۔۔

اپنی زمیداری نبھانے میں۔۔۔ آپ نے آج تک جو کام اپنے ذمے لیا ہے ہمیشہ اسے "
تکمیل تک پہنچایا ہے" دانیال اب جواب دے کر راید کے رد عمل کا منتظر تھا۔۔

www.novelsclubb.com

راید نے اس کی بات سن کے آنکھیں موندلی تھی اور دھیمے سے مسکرایا تھا۔۔

"نہیں میں صرف ایک چیز میں ماہر ہوں اور وہ ہے دھوکہ "

رایدنے اب آنکھیں کھول لی تھیں۔۔۔اور فوراًاس بات کو بدل دیا تھا۔۔

یہ اس کاغذ میں روٹیاں لپٹی ہوئی ہیں "رایدنے ایک کاغذ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔"

اور فریج میں کل والی نہاری پڑی ہے گرم کر کے لے آؤ۔۔میں ہاتھ دھولوں تب تک""" رایداپنی بات ختم کر کے اٹھا تھا۔۔۔اور دانیال سمجھ گیا تھارایداب چپ چاپ کھانا کھائے گااور وہ اپنے دھوکے کے بارے میں فی الحال اسے بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔اپنی مرضی کا مالک تھاوہ جب دل چاہے گاتب بتائے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

جاری ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com